أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا أَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكَافِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ (البقرۃ:255)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں عطا کیا ہے پیشتر اس کے کہ وہ دن آجائے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ کوئی دوستی اور نہ کوئی شفاعت۔ اور کافر ہی ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وَآلِہٖ وسلم فرماتے ہیں:

ہر صبح دو فرشتے اُترتے ہیں۔ اُن میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقشِ قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

(صحیح بخاری کتاب الزکوۃ)

حَضرَتْ اَقْدَسْ مَسِیح مَوْعُود (آپ پر سلامتی ہو) فرماتے ہیں:

میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اُس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔ (م۔الف 3/498)

فرمایا: میں تم میں ایسے لوگ بھی دیکھتا ہوں جنہوں نے اپنے خدا کا ایسا قدر نہیں کیا جو کرنا چاہیئے تھا۔ اور کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اور حالانکہ وہ ایمان نہیں لائے۔ کیا یہ لوگ خدا پر احسان کرتے ہیں اور سب احسان خدا کے ہی ہیں اگر یہ جانتے ہوں۔ اسی کے لئے عزت اور بزرگی ہے۔ اگر تم قبول نہیں کروگے تو وہ تم سے اپنا منہ پھیر لے گا اور ایک اور قوم لائے گا اور تم اس کا کچھ بھی حرج نہیں کر سکو گے اور یہ خدا کے دن ہیں اور اس کی حجتوں کے دن۔ پس خدا سے اور اس کے دنوں سے ڈرو اگر متقی ہو۔ اور عنقریب تم خدا کی طرف واپس کئے جاؤ گے اور پوچھے جاؤ گے اور ہم نہیں دیکھتے کہ تمہارے ساتھ تمہارے مال اور املاک جائیں گے، پس ہوش میں آجاؤ اور جاہل مت بنو۔ اور اپنے مالوں کے ساتھ اور جانوں کے ساتھ خدا کی راہ میں کوشش کرو اور اطاعت کرتے ہوئے کھڑے ہو۔ (م۔الف 3/152)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ نے ۱۹۳۳ء کی مجلس مشاورت میں فرمایا:۔

یاد رکھنا چاہئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے نہ خدا پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے۔ (رپورٹ مجلس مشاورت 1933ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نوّر اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں:

باقاعدگی کے ساتھ چندہ ادا کرنا چاہئے... میں سب دوستوں کو اور خصوصاً کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے طور پر جائزہ لیں اور دیکھیں کونسے دوست کم چندہ دیتے ہیں یا نہیں دیتے... جس طرح انہیں باقاعدگی کے ساتھ چندہ دینے کی عادت ہے اسی طرح دوسروں کو بھی ہو سکتی ہے۔ اگر ہمت اور استقلال سے دوست کام کریں تو خدا تعالیٰ برکت دے گا... اس میں شبہ نہیں کہ کامیابی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے مگر جو ضرورتیں مال سے پوری ہو سکتی ہیں اُن کے لئے مال کی ضرورت ہے اور اُس کے بغیر کام نہیں ہو سکتا۔ بعض جگہ کے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری خود سست ہوتے ہیں۔ جب کوئی تحریک کی جائے تو اُسے اس لئے روک دیتے ہیں کہ اگر کسی کو چندہ دینے کے لئے کہا تو وہ کہے گا خود بھی لاؤ ایسی جگہ دوسرے دوستوں کو کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ (الف۔ن۔ جلد 11 صفحہ 81-82)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

اپنے لازمی چندے درست کریں جو نادہند ہیں وہ دہند بنیں۔ جو بقایادار ہیں وہ بقائے صاف کریں۔ جو شرح کے مطابق نہیں دیتے وہ شرح کے مطابق دینا شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ سے سچائی کا معاملہ اختیار کریں۔ (خ۔ط 1/243)

ہمارے پیارے آقا حضرت خَلِیفَۃُ الْمَسِیحِ الْخَامِسْ اَیَّدَہُ اللّٰہ تَعَالیٰ بِنَصْرِہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں:

پس ہر احمدی فکر سے اپنے بقایاجات صاف کرنے کی کوشش کرے۔ یہ جو چھ مہینے تک بقایادار کی شرط ہے جماعت کا یہ قاعدہ ہے کہ یہ نہ ہو۔ تو یہ ان لوگوں کے لئے ہے جو زمیندارہ کرتے ہیں، زمیندار ہیں۔ جن کی فصلوں کی آمد چھ مہینے کے بعد ہوتی ہے۔ یا جو ایسے کاروباری ہیں جن کو کسی وقفے کے بعد یا کچھ عرصے کے بعد منافع ملتا ہے۔ ملازم پیشہ اور تاجر پیشہ جو لوگ ہیں جن کی ماہوار آمد ہے ان کو تو فکر کے ساتھ ہر ماہ چندوں کی ادائیگی کرنی چاہئے اور جماعت میں ہزاروں ایسے ہیں جو اس فکر کے ساتھ ادائیگی کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اپنے پیسوں میں برکت کے بے شمار نظارے دیکھتے ہیں۔ یہ جو حدیث بیان کی جاتی ہے کہ ایک زمیندار کو اللہ تعالیٰ اس طرح نوازتا تھا کہ اس کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تھی تو بادل کو حکم ہوتا تھا کہ فلاں جگہ برس اور اس کی ضرورت پوری کر۔ تو اس زمیندار کی یہی خوبی تھی کہ اپنی آمد میں سے وہ ایک حصہ علیحدہ کر کے اللہ تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے رکھ لیتا تھا۔ تو کیا یہ قصہ روایتوں میں اس لئے بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں سے یا پرانے لوگوں سے ایسا سلوک کرتا تھا اب اس کی یہ قدرت بند ہو گئی ہے۔ اب اس کو یہ قدرت نہیں رہی۔ نہیں، بلکہ آج بھی وہ زندہ اور قائم خدا یہ نظارے بے شمار احمدیوں کو دکھاتا ہے۔ پس اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کی راہ میں کی گئی قربانیوں کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والا ہے۔ وہ لامحدود قدرتوں کا مالک ہے۔ وہ دیتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ انسان سوچ بھی نہیں سکتا۔ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا، لیکن تقویٰ اور نیک نیتی شرط ہے۔ (خ۔م۔ر۔ فرمودہ 03 جون 2005ء)

جماعتی مالی سال کے اختتام میں صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ اپنی اصل آمد کے مطابق اپنے امسال کے لازمی چندہ جات (چندہ عام، حصہ آمد اور جلسہ سالانہ) اور پچھلے بقایاجات کی مکمل ادائیگی کی کوشش کریں۔ اسی طرح صاحبِ نصاب احبابِ جماعت جلد از جلد جماعتی نظام کے تحت زکوٰۃ کی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جلد از جلد اپنے وعدہ جات ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ٥ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ٥ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ٥